ایمان بالغیب کی تفہیم جدید اور سائنس

☆عذرا فخر

In the contemporary age, where science and technologydominate human thought, the concept of faith in the unseen (Iman bil Ghaib) demands renewed understanding. Islam encourages intellect and observation, yet reminds humankind that not all realities are confined the use of to sensory perception or scientific experimentation. While science explores the physical owledging dimensions of existence, faith in the unseen extends beyond empirical limits, ackn the divine wisdom, spiritual truths, and metaphysical realities that science cannot measure. science explains —Thus, rather than conflicting, science and faith complement each other This harmony between belief .how the universe functions, whereas faith reveals why it exists .and reason nurtures both intellectual growth and spiritual enlightenment in the modern world

ایمان بالغیب کی بنیادی تفہیم

ایمان بالغیب یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو شریعت لائے ہیں۔ اس کی ہر بات کی دل کی گہرائیوں سے تصدیق کرنا اور بوقت ضرورت اس کا اقرار کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے وہ، مومن، کہلاتا ہے۔ 1۔ عقیدہ طحاوی، امام طحاوی، 298

ایمان بالغیب کی تعریف قرآن وسنت کی روشنی میں کی جائے تو اس کا مطلب ہے کہ ان حقائق اور امور پر یقین رکھنا جو انسانی حواس یا عقل کی گرفت میں نہ ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خبر دی ہو۔

قرآن مجید میں ایمان بالغیب کو ایمان کے بنیادی اوصاف میں سے قرار دیا ہے

ریسرچ اسکالر، کشمیر اسلامک اکیڈمی، بہارہ کہو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ۔2 القرآن ۔ سورہ بقرہ آیت 1، 3

ترجمہ "جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

یہ آیت ایمان بالغیب کی اہمیت کو واضح کرتی ہے اور اسے ایمان کے بنیادی عناصر میں شامل کرتی ہے۔

ایمان بالغیب کا مطلب ہے ان چیزوں پر یقین رکھنا جو انسانی حواس اور مشاہدے سے ماوراہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں خبر دی ہے۔ یہ ایمان اسلامی عقیدے کی بنیاد ہے۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان رکھتے ھیں۔ جو یقین رکھتے ہیں بن دیکھی چیزوں پر جو یقین رکھتے ہیں بن دیکھے خالق پر، اور جو یقین رکھتے ہیں بن دیکھی وحی پر، جو یقین رکھتے ہیں بن دیکھے رسولوں پر، اور جو یقین رکھتے ہیں بن دیکھے آخرت کے دن پر۔ ایمان بالغیب کی پہلی بنیاد ایمان باللہ ہے۔ ہمیں اس بات کا باخوبی ادراک ہے کہ ہم اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے ۔کیوں نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ 3۔ القرآن،

ترجمہ "نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں، اور وہ سب نگاہوں کو پالیتا ہے، اور وہی نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔"

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی ذات کی سمجھ سے ماوراہونے کو بیان کرتی ہے۔

غیب کا معنی وہ چیزیں جو انسانی علم اور تجربے کی پہنچ سے باہر ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات، فرشتے، جنت جہنم، قیامت کا دن، تقدیر اور انبیاء اور وحی۔

غیب عربی زبان کا لفظ ہے جو پوشیدہ یا نظروں سے اوجھل کے معنی میں آتا ہے۔ ایمان بالغیب میں انسان ایام۔ لاتا ہے کہ وہ چیزیں جو ہمارے سامنے نہیں ہیں ان کا وجود ہے۔ اوران پر یقین کرنا ضروری ہے۔ یہ ایمان ان حقائق پر یقین رکھتا ہے جو حواس سے قابو نہیں لاتے لیکن جو اسلامی عقیدے کے مطابق حق اور حقیقت ہیں۔ یہ عقیدہ ایمان کی روحانیت اور سچائی کی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے ایمان بالغیب میں انسان کی ذہنی اور روحانی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی بھی واقعے یا حقیقت کو صرف اس لیے تسلیم نہیں کرتا کہ وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہو بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغمبروں کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے۔ سورہ رعد میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

عالم الغیب والشھادہ۔4،۔8،13

ایمان بالغیب کی تفہیم جدید کا مطلب ہے کہ ایمان کے اصول وضوابط کو جدید دور کے تناظر میں سمجھا جائے۔ اس میں سائنس، فلسفہ اور معاشرتی تبدیلیوں کے اثرات کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ یہ بحث کی جاتی ہے کہ کیسے غیب(جو انسانی ادراک سے باہر ہے) کے بارے میں ایمان انسان کی ذاتی ،معاشرتیاور روحانی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور کس طرح جدید نظریات اور تحقیق کی روشنی میں اس ایمان کی وضاحت کی جا سکتی ہے۔ اور جدید چیلنجز کا سامنا کرنے کی صلاحیت بھی دیتا ہے۔

مولانا مودودی رحمہ اللہ۔ کتاب دینیات، میں فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم کو معلوم نہیں اس کا علم تم جاننے والے سے حاصل کرو۔ اور اس پر یقین کر لو۔5۔ دینیات، ایمان بالغیب،29

ایمان بالغیب اسلامی عقیدے کی بنیاد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان پر بلاشک وشبہ یقین کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

تفسیر قرطبی میں امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غیب کا مطلب وہ ہر چیز ہے جو انسان کے حواس اور عقل سے باہر ہو۔16(عقیدہ طحاوی، امام طحاوی298)

اماغزالی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ءاحیاءعلوم الدین، میں ایمان بالغیب کو یقین کا سب سے اعلیٰ درجے قرار دیاھے۔6۔ کتاب الاحیاءللغزالی،154

- **ایمان بالغیب کی اہمیت۔**

ایمان بالغیب کی اہمیت قرآن وحدیث میں واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ اور اس کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے ہو جاتاھے کہ ہم ایسی ہستی پر کامل یقین رکھ رہے ہیں کہ جس انسان صرف اور صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیاہے اور ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے ساتھ ساتھ اس کی عبادت کو بھی ملحوظ رکھنا ہے۔14(تفسیر قرطبی، امام قرطبی156)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ القران،27،56

اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کی اور جن کی تخلیق کا مقصد واضح کر رہے ہیں کہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنا ہے ۔اصل کامیابی اللہ کی رضا حاصل کرنے میں ہے۔

اور میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

- ترجمہ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں متقین کی لے ہدایت ہے۔ وہ جو ایمان غیب پر۔
- یہ آیت ایمان بالغیب کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے متقین کیصفات میں سے پہلی صفت ہی ایمان کو قرار دیاھے ۔اور اسے ہدایت کا ذریعہ بنایاھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اسکے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ 7۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، 29)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ غیب پر ایمان رکھنا ایمان کے بنیادی ستونوں میں شامل ہے۔ اور اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

تفسیر ابن کثیر میں ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایمان بالغیب کی اہمیت یہ ہے کہ وہ بنیادی صفت ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے فایدہ اٹھانے اور ہدایت پانے کے قابل بناتی ہے۔ غیب پر ایمان کے بغیر قرآن کی ہدایت انسان کے لیے بے اثر ہو جاتی ہے 8 (تفسیر ابن کثیر، سورہ بقرہ، 3)

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ۔ ایمان بالغیب مومن کو اس دنیاوی زندگی کی ظاہری حقیقتوں سے اوپر اٹھاتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی تیاری میں مشغول کرتا ہے۔ یہ دنیاوی زندگی میں ایک روحانی سکون اور آخرت کی تیاری میں مشغول کرتا ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ایمان بالغیب وہ صفت ہے جو مومن کو غیر یقینی حالات میں بھی اللہ کی رضا پر یقین رکھنے کی قوت عطاء کرتی ہے۔ یہ صفت انسان کو غیبی امور کو تسلیم کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کی راہ دکھاتی ہے۔ 17 (احیاء العلوم، کتاب الایمان، 75)

- **ایمان بالغیب کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے۔**
- **یہ** متقین کی بنیادی صفت ہے۔
- **ہدایت** پانے کیلیئے اسکا ہونا ضروری ہے۔
- **یہ** ایمان بالغیب کے بنیادی ارکان میں شامل ہے۔
- انسان کو دنیاوی ظاہریت سے بلند کر کے آخرت کی حقیقتوں پر یقین دلاتا ہے

غیب پر ایمان کے بغیر قرآن وسنت کی رہنمائی سے فائدہ ممکن نہیں ہے۔

ایمان بالغیب اسلامی عقائد کا بنیادی مجموعہ ہے۔ اور ایک مسلمان کے ایمان کی اساسہے۔ غیب پر ایمان انسان کو صبر اور شکر سکھاتا ہے۔ وہ آزمائشوں کو اللہ تعالیٰ کی حکمت سمجھ کر برداشت کرتا ہے۔ اور اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے۔

- انسان کو صحیح راستے پر قائم رکھتاہے۔
- دنیاوی زندگی کو بہتر اور منظم بناتاہے۔
- آخرت کی کامیابی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

ایمان بالغیب ایک مسلمان کی روحانی زندگی کا مرکز ہے۔ جو اس کے کردار اور عمل کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ڈھالتا ہے۔

- **ایمان بالغیب کی برکات۔**
- اللہ تعالیٰ کی قربت اور رضا حاصل ہوتی ہے۔
- انسان میں صبر، شکر اور توکل جیسی صفات پیدا ہوتی ہے۔
- یہمعاشرہ امن اور انصاف کا گہوارہ بنتا ہے کیونکہ ہر شخص اپنے اعمال کا حساب دینے کو تیار ہوتا ہے۔
- آخرت کی کامیابی اور جنت کی نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔

جو لوگ غیب پر ایمان نہیں رکھتے وہ اکثر دنیاوی زندگی میں گم ہو جاتے ہیں۔ اور اخلاقی و روحانی طور پر کمزور ہو و جاتے ہیں۔ آخرت میں انہیں سخت سزا کا سامنا کرنا پڑے گا

- **ایمان بالغیب کی تاریخ اور فلسفیانہ پس منظر۔**

ایمان بالغیب unseen faith ایک ایسا تصور ہے جو انسانی تہذیب کی تاریخ میں مختلف شکلوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کا تعلق ان چیزوں پر یقین رکھنے سے ہے جو انسان اپنی جسمانی یا حسی تجربات کے ذریعے محسوس نہیں کر سکتا۔ جیزے خدا، فرشتے، آخرت یا دیگر غیر مرئی حقائق ۔ایمان بالغیب کا تصور زیادہ تر الہامی مذاہب اور روحانی روایات میں پایا جاتا ہے۔ ایمان بالغیب ایک بنیادی دینی اور فلسفیانہ تصور ہے جو انسانی فطرت، تاریخ اور فکر کے مختلف پہلوؤں کو محیط کرتا ہے۔ یہ عقیدہ انسانی تاریخ کے ہر دور میں موجود رہا ہے اور مختلف تہذیبوں ،ادیان اور فلسفوں میں اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں گفتگو کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

- **ایمان بالغیب کا تاریخی پس منظر**
- قدیم مذاہب اور عقائد

ابتدائی انسانی تہذیبوں میں لوگ فطرتی مظاہر جیسے سورج، چاند، تارے اور موسموں کو الٰہی قوتوں سے منسوب کرتے تھے۔ ان کے لیے یہ چیزیں " غیب" کا حصہ ہیں کیونکہ وہ ان کے پیچھے موجود قوتوں کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ تمام بڑے مذاہب (یہودیت، اسلام، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت) وغیرہ ایمان بالغیب کو کسی نہ کسی شکل میں مرکزی حیثیت دیتے ہیں۔ ذیل میں اس بحث کو لایا جارہا ہے۔ **• قدیم تہذیبیں**

قدیم تہذیبوں میں بھی لوگ قدرتی مظاہر جیسے آگ، پانی اور آسمانی اجسام کو دیوتاؤں کے طور پر مانتے تھے۔ یہ عقیدہ عموماً غیر مرئی قوتوں پر ایمان کا اظہار تھا جو ان مظاہر کو کنٹرول کرتی ہیں۔ مصری، میسوپوٹیمین، اور ہندوستانی تہذیبوں میں غیر مرئی قوتوں (بھوتوں ،اور ارواح) پر یقین عام تھا۔

- **ابراہیمی مذاہب**
- یہودیت

تورات میں ایمان بالغیب کا تصور واضح ہے۔ جیسے خدا کی ہستی، فرشتے، اور آنے والے مسیحا پر یقین

- عیسائیت

عیسائیت میں خدا، جنت، جہنم اور مسیح کی دوبارہ آمد پر یقین کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔

- اسلام

قرآن مجید میں ایمان بالغیب کو ایمان کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے۔(یعنی جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں) اس میں اللہ تعالیٰ، فرشتے، قیامت، اود تقدیر پر یقین شامل ہیں۔

ابتدائی اسلامی صدیوں میں ایمان بالغیب نے توحید، رسالت اور آخرت کے عقائد کو مضبوط کیا۔ اسلامی فلسفیوں اور متکلمین جیسے امام غزالی، ابن سینا، اور ابن رشد نے ایمان بالغیب کو عقلی دلائل اور وحی کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی ہے۔

ایمان بالغیب کا فلسفیانہ پہلو

غیب پر ایمان صرف مذاہب تک محدود نہیں بلکہ فلسفے اور انسانی سوچ کا بھی ایک اہم موضوع رہا ہے۔ غیب پر ایمان صرف مذاہب تک محدود نہیں بلکہ فلسفے اور انسانی سوچ کا بھی ایک اہم موضوع رہا ہے۔ یونانی فلسفہ، خاص طور پر افلاطون کا نظریہ، غیب کے تصور کو دانشوری کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ افلاطون کی " عالم مثالی " کا تصور غیر مرئی حقیقتوں کی وضاحت کرتا ہے۔

- بدھ مت اور ہندو مت میں بھی ایسی غیر مرئی قوتوں اور حقائق کا ذکر ہے جو حواس سے بالاتر ہیں۔ جیسے کرم (اعمال کا نتیجہ) اور مکت (نجات)
- **کانٹ کا نظریہ**

ایمان بالغیب کے بارے میں کانٹ کا نظریہ یہ ہے کہ انسانی عقل بعض معاملات کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ مثلاً خدا یا کائنات کی ابتداء، اور ان پر ایمان رکھنا عقلی اعتبار سے ضروری ہو سکتا ہے۔

- **پہلی صدیوں میں ایمان بالغیب کا تاریخی تصور**

جیسے کہ پیچھے بیان کیا گیا ہے کہ ان کے ابتدائی معاشروں میں ایمان بالغیب کا تعلق مختلف نہ نظر آنے والی چیزوں پر تھا۔

ایمان بالغیب ایک ایسا دینی اور فلسفیانہ تصور ہے جس کی بنیاد ان حقائق پر یقین رکھنے پر رہے جو حواس اور تجربات کی حدود سے باہر ہیں۔

- ابتدائی انسان کا روحانی شعور

غیب پر انسان کے ایمان کی بنیاد ان قوتوں کے یقین سے پڑی جنہیں وہ دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن جنہیں وہ اپنی زندگی پر اثرانداز ہوتا ہوا محسوس کرتا تھا۔ مثال کے طور پر شکار اور زراعت کے لئے دیوتاؤں کی عبادت، بارش کی دعاء اور بدروحوں کو خوش کرنے کے لیے رسومات اس بات کا مظہر تھیں کہ ایک انسان ایک غیبی حقیقت کو تسلیم کرتا تھا۔ اور اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیمی مذہب میں مختلف مذاہب کا ایمان بالغیب سے الگ تعلق رہا ہے۔ جبکہ اسلام میں ایمان بالغیب ایک لازمی اصول ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں سورہ بقرہ میں ہے۔، آیت 3:

"الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ"

ترجمہ:

"جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

اس میں اللہ، فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں اور آخرت پر ایمان شامل ہے

جبکہ دوسری طرف اسلامی فلسفہ میں مختلف متکلمین اور فلاسفروں کے الگ الگ نظریات ہیں۔ جن کے نظریات درج ذیل ہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے ایمان بالغیب کو وحی اور عقل کے امتزاج کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی۔

- **ابن سینا۔**

ابن سینا کے مطابق غیبی حقیقتوں کو سمجھنے کے لیے انسانی عقل اور قلب دونوں کی ضرورت ہے۔ یہ انسانی عقل کی حدود سے باہر ہیں۔

- **ابن رشد۔**

ابن رشد نے ایمان بالغیب کو فلسفیانہ منطق اور شریعت کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کی ہے۔

- **ایمان بالغیب۔اسلامی تاریخ میں ارتقاء**
- ابتدائی اسلامی دور۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کا ایمان مکمل طور پر قرآن وسنت پر مبنی تھا۔وہ غیب کی حقیقتوں کو بغیر کسی سوال کے قبول کرتے تھے۔

- ان کے نزدیک غیب کا مطلب اللہ تعالی کی وحدانیت اور آخرت کی کامیابی اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تصدیق تھا۔۔
- **اسلامی متکلمین**
- معتزلہ نے ایمان بالغیب کو عقلی دلائل کے مطابق اور اشاعرہ نے اسے وحی اور ایمان کی بنیاد پر قبول کیا۔
- **صوفیانہ نظریات۔**

صوفیاء نے ایمان بالغیب کو دل کی کیفیت اور روحانی تجربات کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کی۔وحدت الوجود کا نظریہ جس کے مطابق ہر چیز خدا کی حقیقت کا حصہ ہے۔غیب پر ایمان کی یہ ایک صوفیانہ تشریح ہے۔

- مختلف دینی مکاتب میں ایمان بالغیب کی تشریح

ایمان بالغیب، دینی مکاتب فکر میں ایک بنیادی اور ہمہ گیر تصور ہے۔جو انسان کو حواس اور تجربات سے ماورا حقیقتوں پر یقین رکھنے کی دعوت دیتا ہے۔مختلف دینی مکاتب نے اس تصور کی مختلف انداز میں وضاحت کی ہے۔جس میں الہیات، فلسفہ، تصوف اور کلام کے زاویے شامل ہیں۔

- **قرآن وسنت میں ایمان بالغیب کی تشریح**

قران مجید میں ایمان بالغیب کو مومنین کی ایک بنیادی صفت قرار دیتا ہے۔؟

"الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ"

ترجمہ:

"جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

اس آیت میں غیب پر ایمان کو نماز اور انفاق کے ساتھ جوڑ کر دین کا ایک مرکزی اصول بنایا گیا ہے۔

- غیب کی حقیقتیں
- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات
- فرشتے
- الہامی کتابیں
- انبیاءورسل، قیامت کادن، تقدیر

حدیث جبرائیل میں ایمان کے ارکان میں غیب کی حقیقتوں کو واضح کیا گیا۔ مفہوم ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، کتابوں پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور آخرت کے دن پر ایمان، تقدیر پر ایمان

- **اہل سنت والجماعت کی تشریح**

اہل سنت والجماعت ایمان بالغیب کو وحی اور نصوص کے ذریعے سمجھنے پر زور دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک غیب وہ حقیقتیں ہیں جنہیں انسان اپنی عقل وحواس سے دریافت نہیں کر سکتا۔ لیکن جنہیں اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے واضح کیا ہے۔

- امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ انسان دل سے تصدیق کرے اور زبان سے اس کا اقرار کرے۔

•

اشاعرہ اور ماتریدیہ مکاتب میں ایمان بالغیب کو عقل اور وحی کے امتزاج کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

- اشاعرہ عقل کو وحی کا خادم سمجھتے ہیں۔اور وہ ایمان بالغیب کو نصوص پر منحصر قرار دیتے ہیں۔
- جبکہ ماتریدیہ عقل کو دین کا معاون قرار دیتے ہیں۔اور غیب کی حقیقتوں کو عقلی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- **معتزلہ کی تشریح**

معتزلہ جو کہ عقلی مکتب فکر ہے ایمان بالغیب کی تشریح میں عقل کو بنیادی حیثیت دیتے ہیں۔ان کے نزدیک ایمان بالغیب کے تمام اجزاء، جیسے اللہ کی ذات، فرشتے اور قیامت کو عقلی دلائل کے ذریعے ثابت کیا جاسکتا ہے۔وہ وحی کو عقل کے تابع سمجھتے ہیں اور یہ موقف رکھتے ہیں کہ جو چیز عقل کے مطابق نہ ہو تو وہ نا قابلِ قبول ہے۔

مثال کے طور پر فرشتوں کے وجود کو مابعد الطبیعیاتی اصولوں کے ذریعے ثابت کرتے ہیں۔

- **تصوف میں ایمان بالغیب کی تشریح۔**

تصوف میں ایمان بالغیب کو خاص روحانی اور باطنی معنویت کے ساتھ سمجھا گیا ہے۔

صوفیاء کے نزدیک غیب پر ایمان کا مطلب اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا اور اس کی مخلوقات میں اس کی صفات کا مشاہدہ کرنا ہے۔

- وحدت الوجود۔

ابن عربی کے مطابق ایمان بالغیب کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حقیقت کا ایک اظہار ہے۔اور غیب کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات کے ان پہلوؤں سے ہے جو انسان کی ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔

- تزکیہ نفس

صوفیاء کرام کہتے ہیں کہ غیب پر ایمان کو سمجھنے کے لیے تزکیہ نفس (اپنے نفس کو پاک کرنا) اور دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے روشن کرنا ضروری ہے۔

- کشف اور مشاہدہ

تصوف میں کہا جاتا ہے کہ ایمان بالغیب کے ذریعے انسان کشف (باطنی بصیرت) اور مشاہدہ (اللہ کی قدرت کے آثار) کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔

•

شیعہ مکتب فکر میں ایمان بالغیب۔

شیعہ مکتب فکر میں ایمان بالغیب کا تعلق اللہ تعالیٰ، امامت اور قیامت سے ہے۔

شیعہ عقیدے کے مطابق ایمان میں " امامت " کا تصور خاص اہمیت رکھتا ہے۔ وہ امام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے منتخب کردہ رہنما مانتے ہیں۔ جو لوگوں کے منتخب کردہ رہنما مانتے ہیں۔ جو لوگوں کے ظاہری اور باطنی مسائل کی رہنمائی کرتے ہیں۔

- **امام مہدی کا ظہور**

شیعہ مکتب کے نزدیک امام مہدی جو اس وقت غیب میں ہیں قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے ان پر ایمان رکھنا غیب پر ایمان کا ایک لازمی حصہ ہے۔

- **جدید مکاتب فکر میں ایمان بالغیب۔**

جدید دور میں ایمان بالغیب کی تشریح سائنسی اور فلسفیانہ اصولوں کے ساتھ کی جاتی ہے۔

- علامہ محمد اقبال۔

اقبال کے مطابق ایمان بالغیب کا مطلب اپنی خودی کو پہچاننا اور کائنات کے خالق کی غیر مرئی حقیقت کو سمجھنا ہے۔

- جدید سائنس

سائنسی دریافتوں نے کائنات کے ایسے اصولوں کو دریافت کیا ہے جو نظر نہیں آتی۔ جیسے کشش ثقل، توانائی کی لہریں اور بلیک ہولز یہ سب غیب کی حقیقتوں کو جدید تناظر میں سمجھنے کی کوششیں ہیں

- **خلاصہ کلام۔**

دینی مکاتب فکر میں ایمان بالغیب کی تشریح مختلف انداز میں کی گئی ہے۔ لیکن سب کا مقصد انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور غیر مرئی حقیقتوں کے قریب کرتا ہے۔

- اہل سنت نصوص پر زور دیتے ہیں۔
- معتزلہ عقل کو وحی کے ساتھ جوڑتے ہیں۔
- صوفیاء غیب کو روحانی تجربات کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔

-
- شیعہ غیب کو امامت اور آخری امام کے ظہور کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔
- جدید مکاتب فکر ایمان بالغیب کو سائنسی اور فلسفیاتی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگی کرتے ہیں۔

یہ تمام تشریحات اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ ایمان بالغیب ایک ایسا تصور ہے جو انسانی فکر، روحانیت اور عقل کو ایک مشترکہ محور پر لے آتا ہے۔

- **ایمان بالغیب اور جدید سائنس**

ایمان بالغیب اور جدید سائنس بظاہر دو مختلف میدان ہیں۔ لیکن ان میں کئی اہم پہلو مشترک ہیں۔ دونوں کے دائرے کار کو الگ الگ سمجھنا ضروری ہے۔

- ایمان بالغیب۔

ایمان بالغیب ایک اسلامی عقیدہ ہے جو ان چیزوں پر یقین رکھنے کا نام ہے جنہیں حواس خمسہ یا تجربات کے ذریعے نہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ ایمان روحانی یقین کا مقابلہ ہے جو حواس، تجربات یا عقل سے آگے کی چیزوں پر یقین رکھتا ہے۔

جبکہ

- **جدید سائنس**

اس سے مراد مشاہدات، تجربات اور عقلی تجزیے پر مبنی ہے۔ یہ مادی دنیا کے قوانین اور اصولوں کو دریافت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ سائنس کا مقصد فطری مظاہر کی وضاحت اور ان کے نتائج کو پیش کرتا ہے۔ سائنس محدود ہے اور صرف ان چیزوں کو جانچ سکتی ہے جو مشاہدے اور تجربے کے دائرے میں آتی ہیں۔ سائنس وقت کے ساتھ ترقی کرتی ہے اور پرانے نظریات نئے شواہد کی بنیاد پر بدل بھی سکتے ہیں۔

- **ایمان بالغیب اور سائنس میں فرق**
- دائرہ کار

ایمان بالغیب کا تعلق غیر مرئی حقائق سے ہے۔ جبکہ سائنس صرف ان چیزوں پر غور کرتی ہے جو حسی اور تجرباتی ہو۔

- طریقہ کار

ایمان بالغیب کا دارومدار وحی اور قلبی یقین پر ہوتا ہے۔ جبکہ سائنس مشاہدہ، تجربہ اور استدلال پر مبنی ہے۔

-
- حدود

سائنس انسان کی محدود عقل کے مطابق چلتی ہے۔ جبکہ ایمان بالغیب اس سے ماورا حقائق کو قبول کرتا ہے۔

دونوں میں ہم آہنگی

اگرچہ ایمان بالغیب اور سائنس کے دائرے مختلف ہیں لیکن دونوں میں ہم آہنگی ممکن ہے۔ ذیل میں اس کو پیش کیا جارہا ہے۔

- **قرآن اور سائنس**
- قرآن مجید میں کائنات، انسان اور فطرت کے بارے میں جو اشارے دیئے گئے ہیں وہ سائنسی تحقیق کے لیے تحریک کا باعث بن سکتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں کائنات کی تخلیق، زمین و آسمان اور انسانی زندگی کے بارے میں اشارے موجود ہیں جن پر جدید سائنس نے تحقیق کی ہے۔ قرآن میں کئی مقامات پر انسان کو قرآن پر غور کرنے کی دعوت دی ہے

- إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ 9۔(سورہ آل عمران،190)
-
- ترجمہ: "بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۔10(سورہ غاشیہ،17)

ترجمہ: "تو کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں؟"

-
- توحید اور سائنس

سائنس کائنات کے قوانین کی وضاحت کرتی ہے۔اور ایمان بالغیب ان قوانین کے پیچھے ایک اعلیٰ ذات کے وجود کو تسلیم کر تا ہے۔یہ قوانین خود یہ اشارہ کرتے ہیں کہ ان کا خالق ایک عظیم اور حکمت والا ہے۔

- تجربے کی نوعیت۔
- سائنس اس بات کو قبول کرتی ہے کہ وہ ہر حقیقت کو دریافت نہیں کر سکتی۔یہ اعتراف ایمان بالغیب کی بنیاد کو مضبوط کر تا ہے کہ کچھ حقائق انسانی علم سے ماوراء ہیں۔
- کائنات کے قوانین۔
- سائنس کائنات کے قوانین کو دریافت کرتی ہے۔جبکہ ایمان بالغیب ان قوانین کے خالق پر یقین رکھتاہے۔جیسے کششِ ثقل کا قانون یہ بتاتا ہے کہ چیزیں زمین کی طرف کھینچتی ہیں۔ایمان کہتاہے کہ یہ خدا کی حکمت ہے جس نے یہ قانون بنایا

۔

- مقصد۔
- سائنس دنیاوی مسائل کا حل دیتی ہے۔ج کہ ایمان انسان کو اس دنیا سے آگے کی حقیقتوں کے لیے تیار کر تا ہے۔

- **سائنس اور ایمان کا تعلق۔**

سائنس اور ایمان دو ایسے موضوعات ہیں جہنوں نے ہمیشہ انسان کو حیرت میں مبتلار کھا ہے۔دونوں مختلف طریقوں سے انسانی زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔اسر ایک دوسرے کو سمجھنے اور مکمل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔سائنس مادی کائنات کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے جبکہ ایمان انسان کو روحانی،اخلاقی اور غیبی حقیقتوں کی طرف رہنمائی دیتاہے۔سائنس اور ایمان کے درمیان تعلق ہمیشہ سے فلاسفروں ،علماء اور سائنسدانوں کے درمیان بحث کا موضوع رہاہے۔یہ دونوں مختلف دائرہ کار رکھتے ہیں۔لیکن انسانی زندگی کو بہتر اور بامقصد بنانے میں ان دونوں کا کردار اہم ہے۔

- جدید سائنسی انقلاب۔
- مغرب میں بعض اوقات سائنس اور مذہب کے درمیان ٹکراؤ دیکا گیا۔لیک۔جدید دور میں کئی سائنسدان ایمان کو اپنی تحقیق کا محرک مانتے ہیں۔
- خلاصہ بحث۔

مسائنس اور ایمان دونوں انسانی علم کے مختلف پہلوؤں کی نمائندگی کرتے ہیں

۔سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ کائنات کیسے کام کرتی ہے۔ جبکہ ایمان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اس کائنات میں کیا کرنا چاہیے۔

- دونوں کا مقصد ایک ہے انسان کی فلاح و بہبود اور کائنات کی حقیقت کو سمجھنا۔

- **سائنس میں مبینہ معجزات**

سائنس اور معجزات کے تعلق اکثر دلچسپ اور پیچیدہ موضوع رہا ہے۔ معجزات وہ واقعات یا مظاہر ہیں جو بظاہر فطری قوانین سے ماورا نظر آتے ہیں اور ان کی وضاحت عام سائنسی اصولوں کے ذریعے ممکن نہیں ہوتی۔ تاہم سائنس بعض اوقات ان مبینہ معجزات کے پیچھے موجود فطری اصولوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہاں ہم سائنس میں مبینہ معجزات کی مختلف مثالوں اور ان پر سائنسی تجزیہ کا جائزہ لیتے ہیں۔

- معجزات کا مفہوم۔
- مذہبی تعریف۔ معجزہ ایک ایسا غیر معمولی واقعہ ہے جو فطری قوانین سے ماوراہو اور اسے الہامی طاقت یا خدا کی قدرت کی علامت سمجھا جائے۔• سائنسی نقطہ ء نظر سے۔ معجزات کو " ناقابلِ وضاحت مظاہر " کے طور پر دیکھتی ہے۔ سائنس کے مطابق اگر کسی واقعے کی وجہ معلوم نہ ہو تو تحقیق کی کمی ہے یا واقعی فطری قوانین کے دائرے سے باہر ہے۔
- **سائنس میں مبینہ معجزات کی مثالیں**
- بگ بینگ تھیوری اور کائنات کا آغاز

مبینہ معجزہ۔کائنات کی تخلیق (بگ بینگ) کو مذہبی کتابوں میں خدا کی تخلیق سے تشبیہ دی جاتی ہے۔

- سائنس کا کہنا ہے۔ بگ بینگ ایک ایسا واقعہ ہے جس میں کائنات انتہائی کثیف اور گرم نقطے سے اچانک پھیلنے لگی۔ سائنس اس کی وضاحت کرتا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتا سکتا کہ بگ بینگ سے پہلے کیا تھا اور یہ کیوں ہوا۔ (یہ ایک سائنسی نظریہ ہے۔اسے مطابق کائنات تقریباً13.8 ارب سال پہلے ایک چھوٹے گرم نقطے سے اچانک پھیلنے لگی۔اس دھاکے کو بگ بینگ کہا جاتا ہے) 20. (بک بینگ،)

- 1 The first three minutes Steven Weinberge.
- 2.introductin to comology
- 3.Esa(European space agency)

- **روحانی پہلو۔** کئی سائنسدان اس کو ایک الہامی یا معجزاتی عمل سے جوڑتے ہیں۔
- **فرعون کی لاش کا محفوظ رہنا۔**
- مبینہ معجزہ۔ قران میں ذکر ہے کہ فرعون کی لاش کو اللہ تعالیٰ نے نشان عبرت کے طور پر محفوظ کر دیا۔ اس کی دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ 11۔ (سورۃ النّٰزِعات) کی آیت نمبر 25 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
- فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی
- ترجمہ: "پھر اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا۔"
- جبکہ سائنس کا کہنا ہے۔ 1881 میں فرعون کی ممی دریافت ہوی۔ جو آج بھی محفوظ ہے۔ سائنس ممیفیکیشن کے عمل کو سمجھاتی ہے ۔لیکن یہ واقعہ مذہبی صحیفوں کے بیان کی تصدیق کرتا ہوا نظر آتا ہے۔
- **سمندر کا دو حصوں میں تقسیم ہونا(حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ)**
- مبینہ معجزہ۔

قرآن مجید اور بائبل میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے سمندر دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ اور بنی اسرائیل نے راستہ عبور کیا۔۔(12 قرآن پاک میں ارشاد ہے سورۃ الشُّعَرَاء کی ایت 63 میں۔)

فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ: "پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مارو، پس وہ پھٹ گیا تو ہر ٹکڑا بہت بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا۔

1. جبکہ سائنس کا کہنا ہے۔ مخصوص حالات میں طاقتور ہوائیں یا زلزلے پانی کو ہٹا کر خشک راستہ بنا سکتی ہیں۔ اگرچہ یہ نایاب واقعہ ہے۔
2. **مقام زمزم اور پانی کا جاری ہونا۔**
3. مبینہ معجزہ۔
4. مکہ مکرمہ میں زمزم کا کنواں ہزاروں سال سے جاری ہے اور آج بھی لاکھوں افراد کو پانی فراہم کرتا ہے۔
5. جبکہ سائنس کا ماننا ہے کہ۔ زمزم پانی کے مسلسل بہاؤ پر زمین ایک پیچیدہ آبی نظام کی نشاندھی کرتا ہے۔ تاہم اتنے عرصے تک پانی کی فراہمی کو ایک معجزہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ عام آبی ذخائر کے برعکس ہے۔

6. **انسان کا پیچیدہ وجود۔**

7. مبینہ معجزہ۔ انسانی جسم کا ڈھانچہ، دماغ کی کارکردگی، اور زندگی کے لئے مخصوص حالات معجزاتی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری تعالیٰ ہے ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔ 13.(سورہ حج،4،5)

8. ترجمہ: "پھر ہم نے نطفہ کو علقہ (جمے ہوئے خون) کی شکل دی، پھر علقہ کو مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) بنایا، پھر مضغہ سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اسے ایک نئی مخلوق کی صورت میں پیدا کیا۔ پس بابرکت ہے اللہ، سب سے بہترین خالق۔"

9. جبکہ سائنس انسانی جسم کی تشکیل اور ارتقاء کی وضاحت کرتی ہے۔ لیک۔ یہ نہیں بتا سکتی کہ زندگی کی ابتداء کیسے ہوئی اور کب؟

10. **سائنس اور معجزات میں ہم آہنگی۔**

11. قرآن مجید کا نقطہ نظر۔ قران مجید انسان کو غیب پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔۔ اور قدرت کے مظاہر کو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید اللہ کا ارشاد گرامی ہے۔ 21,(سورۃ فُصِّلَت (حم السجدہ) کی آیت نمبر 53 میں ہے۔

13. سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

.14

15. ترجمہ: "ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں آفاقِ عالم میں اور خود ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے، یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی حق ہے۔ کیا آپ کے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں؟"

16. سائنس کا نظریہ۔ سائنس معجزات کو فطری قوانین کے دائرے میں سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ سائنس اور ایمان کا امتزاج انسان کو مادی اور روحانی دنیا کی حقیقتوں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ اور معجزات ایسے مظاہر ہیں جو ان دونوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں۔ ان تمام تشریحات سے واضح ہوتا ہے کہ سائنس کا علم محدود ہے۔ اور ایمان کا علم لامحدود ہے۔ یہ ایسا علم ہے جتنے غوطے لگائے جائیں اتنے موتی نایاب حاصل ہوں گے۔

- ایمان بالغیب کی موجودہ چیلنجز اور مستقبل۔ موجودہ چیلنجز۔ سائنسی نقطہ نظر کا غلبہ

موجودہ دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے حقیقت کو تجربے اور مشاہدے کے ذریعے سمجھنے کو عام بنا دیا ہے۔ یہ بعض اوقات ایمان بالغیب کی اہمیت کو چیلنج کرتا ہے کیونکہ لوگ ہر چیز کو مادی حقائق سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

- شک والحاد۔

الحاد اور شکوک وشبہات کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جہاں لوگ غیبی حقیقتوں پر یقین رکھنے کے بجائے عقل یا منطقی دلائل کا مطالبہ کرتے ہیں۔

- معلومات کا سیلاب

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے مختلف نظریات اور عقائد لوگوں کے سامنے آرہے ہیں جس سے الجھنیں اور شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔

- مذہبی علم کی کمی۔

بہت سے لوگوں کے پاس اپنے عقیدے کی گہرائی کی سمجھ نہیں بوجھ نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے وہ غیبی حقائق کو کمزور دلائل یا جذباتی بنیادوں پر مانتے ہیں۔ جو آج کے دور کی لیے ناکافی ہیں۔

- **مستقبل کے چیلنجز**

- مصنوعی ذہانت اور ٹیکنالوجی۔

ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال سے انسان کو ایسا محسوس ہو سکتا ہے کہ وہ ہر چیز کو قابو میں لے سکتا ہے جس سے غیبی قوتوں پر یقین مزید کمزور ہو سکتا ہے۔

- ثقافتی اور فکری تبدیلیاں

عالمی ثقافتوں کا انضمام اور نئے فکری رجحانات ایمان بالغیب کے لیے مسئلہ بن سکتے ہیں۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو اپنی روایات اور عقائد پر مضبوطی سے قائم نہیں ہیں۔

- اخلاقی اور روحانی زوال۔

مادہ پرستی اور خود غرضی کے بڑھتے ہوئے رجحان سے روحانی اور غیبی معاملات پر یقین کم ہو سکتا ہے۔

ان مسائل کے بڑھتے ہوئے ایمان بالغیب پر یقین کم ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے آنے والی نسلوں میں اس کا بقاء بھی نہ رہ سکے۔ اس کے لیے چند مواقع ہیں جو ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

سائنس اور ایمان کے تعلق کو مضبوط کرنا۔

ایسے مسلم اسکالرز اور مفکرین کی ضرورت ہے جو ایمان کو ایک دوسرے کا مخالف نہیں بلکہ معاون قرار دیں۔ اور ثابت کیا جاے کہ سائنس بھی ایمان بالغیب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔19.(سائنس کی کتابیں اور تحقیقی مضامین۔

- The mumneies of Egypt – bobo Brier
- * Egyptian mumneies art – Salima lkram
- Radiocarbon dating and CT scan research articles journals like natural science.

- جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال۔

انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے ایمان بالغیب کی وضاحت اور اس کی اہمیت کو مؤثر طریقے سے اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مختلف مذاہب کے درمیان بات چیت اور مکالے کے ذریعے ایمان بالغیب کو مشترکہ اقدار کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

- اخلاقی اور روحانی ترقی۔ موجودہ دور کی مایوسیوں اور بے چینی کے درمیان ایمان بالغیب لوگوں کو ایک مستحکم بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔

ایمان بالغیب کو موجودہ دور میں عقلی، روحانی اور سائنسی طریقوں سے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صرف ایک روایتی عقیدہ نہیں بلکہ انسانی زندگی کے معنی کو سمجھنے اور انسان کو ایک اعلی مقصد کی طرف راغب کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ مستقبل میں ایمان بالغیب کی تشریح اور اس کی وضاحت کو جدید انداز میں پیش کرنا ضروری ہو گا تاکہ یہ نئی نسل کے لئے قابل قبول اور قابلِ فہم ہو۔۔

ایمان بالغیب کے موضوع پر کئی اسلامی اسکالرز اور مفکرین نے اپنی تحریروں میں روشنی ڈالی ہے۔

- **مولانا مودودی رحمہ اللہ۔**

مولانا مودودی رحمہ اللہ اپنی مشہور تفسیر میں ایمان بالغیب کی وضاحت کرتے ہیں کہیہ قرآن کے بنیادی پیغام کا حصہ ہے۔ اور انسان کی زندگی میں اس کی ضرورت اور اہمیت کو بیان کرتے ہیں.

- **امام غزالی۔**

اماغزالی نے ایمان بالغیب کو عقل، وجدان اور روحانیت کے تناظر میں بیان کیاہے۔ان کے نزدیک یہ انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کا ایک اہم عنصر ہے۔23(کتاب الاحیاء، کتاب الایمان، امام غزالی رحمہ اللہ، ایمان کی حقیقت پر بحث)

- **ابن القیم الجوزیہ۔**

ابن القیم نے ایمان بالغیب کو عرفان نفس اور عرفان الٰہی کے ساتھ جوڑاہے۔۔اور اس سے بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے لیے بنیاد قرار دیاہے۔23(مدارج المساکین، شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ، ایمان کے مختلف مدارج پر بحث)

- **مولاناوحیدالدین خاں۔**

مولاناوحیدالدین خاں جدید دور کے چیلنجز کے تناظر میں ایمان بالغیب پر روشنی ڈالتے ہیں۔اور اسے عقلی دلائل کے ذریعے سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

- **ڈاکٹر محمد اقبال۔**

ایمان بالغیب کوانسانی شعور اور وجدان کے ساتھ جوڑتے ہیں۔اور اسے مستقبل کے انسان کے لیے ایک رہنمااصول قرار دیتے ہیں۔

- **ابوالحسن ندوی۔**

ندوی ایمان بالغیب کو امت مسلمہ کی اخلاقی اور روحانی بحالی کیلئے ضروری سمجھتے ہیں۔اور اس کے اثرات کو تاریخی اور سماجی حالات میں بیان کیاگیا ہے۔20.(کتاب اسلام چیلنج کے دور میں ,سائنس اور ایمان۔(تشکیل الہیات اسلامیہ ،حوالہ لیکچر مذہبی تجربہ اور جدید انسان،ایمان کی ضرورت واہمیت۔

- **سیکولرزم،مادی ازم اور ایمان بالغیب۔**

سیکولرزم، مادیت اور ایمان بالغیب تین مختلف فلسفی اور فکری تصورات ہیں۔ جو انسانی زندگی سماج اور مذہب کے حوالے سے مختلف نظریات پیش کرتے ہیں۔

سیکولرزم۔

یہ نظریہ کہتا ہے کہ مذہب اور ریاست کے معاملات کو الگ رکھا جائے۔ سیکولرزم کا مقصد یہ ہے کہ حکومت اور سماجی نظام مذہبی اصولوں کے بجائے انسانی عقل، تجربے اور سائنسی علم پر مبنی ہوں۔ سیکولرزم کے بنیادی نکات یہ ہیں۔

- مذہب انسان کا ذاتی معاملہ ہے اور اسے عوامی جا سیاسی امور میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔
- تمام مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔
- کوئی ریاستی مذہب نہیں ہونا چاہیئے۔
- **مادیت۔**

یہ فلسفہ کہتا ہے کہ کائنات کی حقیقت صرف مادہ ہے۔ اور ہر چیز کی وضاحت مادی عناصر اور طبعی قوانین کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

- مادیت کے مطابق
- روحانی یا غیبی دنیا کا کوئی وجود نہیں۔
- انسانی شعور، جذبات اور افعال بھی مادی عوامل کا نتیجہ ہیں۔

دنیا کی ہر حقیقت سائنسی طور پر قابل مشاہدہ اور قابل پیمائش ہونی چاہیئے۔ قرآن مجید میں ایمان بالغیب کو اہل تقویٰ کی خصوصیت کہا گیا ہے ۔یہ تصور انسان کو مادی دنیا سے آگے دیکھنے اور زندگی کے اعلیٰ مقصد پر غور کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

- **تضاد اور تعلق۔**

سیکولرزم اور ایمان بالغیب میں بنیادی تضاد ہے۔ کیونکہ سیکولرزم مذہب کو زندگی کے عوامی معاملات سے الگ کرتا ہے۔ جبکہ ایمان بالغیب مذہب کو انسانی زندگی کا محور مانتا ہے۔ مادیت اور ایمان بالغیب ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ مادیت صرف محسوسات اور سائنسی حقائق کو تسلیم کرتی ہے ۔جبکہ ایمان بالغیب انسان سے غیر محسوس حقائق پر یقین کا تقاضا کرتا ہے۔۔ یہ تینوں نظریات مختلف دنیاوی اور مذہبی فکر و عمل کی بنیاد بنے ہیں ۔اور ان کے درمیان موجود تنازعات انسانی معاشروں پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

- **فرد اور قوم کی روحانی ترقی میں ایمان بالغیب کا کردار۔**

فرد اور معاشرے کی اصلاح و ترقی میں ایمان بالغیب کا کردار نہایت اہم ہے۔ کیونکہ یہ انسان کے روحانی، اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

1. فرد کی روحانی ترقی میں کردار۔

- تقویت ایمان۔ ایمان بالغیب فرد کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خشیت پیدا کرتا ہے۔ جو اسے گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کی طرف مائل کرتا ہے

۔

- صبر و توکل۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھتا ہے تو وہ مشکلات میں صبر اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہے جو روحانی سکون اور استحکام کا سبب بنتا ہے۔
- اخلاقی پاکیزگی۔ ایمان بالغیب انسان کے کردار کو سنوارتا ہے اور اسے اعلیٰ اخلاقی اقدار صداقت، امانت اور عدل پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔• زندگی کا مقصد۔ ایمان بالغیب فرد کو ایک واضح مقصد فراہم کرتا ہے۔ مطلب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور آخرت کی کامیابی کے لئے کوشش کرنا۔

قوم کی روحانی ترقی میں ایمان بالغیب کا مقصد۔

2. اجتماعی عدل وانصاف۔ ایمان بالغیب پر مبنی معاشرہ عدل و انصاف کے اصولوں پر قائم ہوتا ہے کیونکہ قوم کے افراد اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کے احساس سے معمور ہوتے ہیں۔
3. اتحاد و بھائی چارہ۔ ایمان بالغیب قوم کو مشترکہ روحانی اقدار اور اہداف پر متحد کرتا ہے۔ جس سے معاشرتی ہم آہنگی اور اتحاد کو فروغ ملتا ہے۔
4. معاشرتی اصلاح۔ ایمان بالغیب کی بدولت قوم اپنے اجتماعی مسائل کا حل اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں تلاش کرتی ہے۔ جو معاشرتی بگاڑ کو ختم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔
5. ترقی کی راہ۔ جب قوم کا ہر فرد اپنی ذاتی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو ایمان بالغیب کے تحت ادا کرتا ہے تو یہ قوم کی مادی اور روحانی ترقی کا سبب بنتا ہے۔

ایمان بالغیب نہ صرف فرد کی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے بلکہ قوم کی اخلاقی و اجتماعی زندگی کو بھی مثبت انداز میں متاثر کرتا ہے۔ یہ انسان کو اپنے مقصد حیات سے جوڑتا ہے۔ اور ایک ایسی مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے جس پر ایک صالح، مضبوط اور ترقی یافتہ معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔

حوالہ جات

1۔امام طحاوی،عقیدہ طحاوی298

2۔سورہ بقرہ،1 تا3

3۔سورہ انعام،103

4۔سورہ رعد،8 تا14

5۔دینیات،ایمان بالغیب از مولانا مودودی رحمہ اللہ29

6۔امام غزالی،کتاب الاحیاء للغزالی154

7۔صحیح مسلم،امام مسلم رحمہ اللہ کتاب الایمان،ج۔29،1

8۔تفسیر ابن کثیر،ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (774،700)،سورہ بقرہ،3

9۔سورہ ال عمران،190

10۔سورہ غاشیہ،17

11۔سورہ نازعات،25

12۔سورہ الشعراء،63

13۔تفہیم القرآن،ص2 تا3 ابتدائی آیات کی تشریح از مولانا مودودی رحمہ اللہ

14۔امام قرطبی رحمۃ اللہ،تفسیر القرطبی،154

15۔سورہ الذاریات،56،27

16۔امام طحاوی عقیدہ طحاوی شرح عقیدہ طحاوی،298

17۔امام غزالی،کتاب احیاء العلوم،باب الایمان،75

18۔بک بینگ

.The first three minutes " Steven Weinberge.1

introduction to comology.2

.ESA(European space agency.3

19۔سائنس کی کتابیں اور تحقیقی مضامین

The mummies of Egypt.Bob Brier.1

Egyption mummies Art_ Salima lkram.2

rticles (journals like natural scienceRadiocarban Dating and CT scan research a.3

20۔کتاب اسلام چیلنج کے دور میں،سائنس اور ایمان (کتاب تشکیل الہیات اسلامیہ، حوالہ لیکچر مذہبی تجربہ اور جدید انسان، ایمان کی ضرورت واہمیت)

21۔سورہ حج،5

22۔سورہ فصلت،53

23۔کتاب الاحیاء، امام غزالی رحمہ اللہ، کتاب الایمان، ایمان کی حقیقت پر بحث

24۔مدارج المساکین، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ، ایمان کے مختلف مدارج پر بحث۔